## 6194 ـ كيا نشئي گاہكوں كواشياء فروخت كرناجائز ہے

**سوال**

ميرے والد صاحب كا جنرل سٹور ہے، اور بعض اوقات وہاں نشہ ميں دھت گاہك آتےہيں، تو كيا اس طرح كےگاہكوں سےہم لين دين كرسكتےہيں؟ اور اگر جائز ہے تو كيا ان سےاور كےہاتھوں ميں پكڑي ہوئي بيئر كي بوتلوں سےجن سےوہ شراب پي رہے ہوتے ہيں آنےوالي شراب كي بو سونگنے كي بنا پر ہمارا وضوء ٹوٹ جائےگا ؟

**پسنديده جواب**

الحمد للہ.

ہم نےمندرجہ ذيل سول فضيلۃ الشيخ محمد بن صالح عثيمين رحمہ اللہ تعالي كےسامنےركھا:

يورپي ممالك ميں ايك جنرل سٹور والے شخص كےپاس نشئي عيسائي يا نشہ ميں دھت چكراتےہوئےلوگ مباح اشياء خريدنے آتےہيں توكيا انہيں اشياء فروخت كرنا جائز ہے؟

توشيخ رحمہ اللہ تعالي كا جواب تھا:

جي ہاں جبكہ وہ عيسائي ہوں ؟

سوال: ؟

كيوں؟

جواب:

اس ليےجائز ہے كہ عيسائي شراب كےحلال ہونےكا اعتقاد ركھتےہيں.

سوال: ؟

ہميں اس ميں يہ اشكال پيدا ہوتا ہے كہ عقد كا ايك فريق اپني عقل ميں نہيں ( يعني عاقل نہيں )

جواب :

کیا وہ خریداری کرنا نہیں جانتا؟

سوال:؟

نشئی کی کئی ایک حالتیں ہیں: بعض اوقات وہ خریداری کرنے کے قابل ہوتا اور بعض اوقات خریداری کرنے کے قابل نہیں ہوتا ؟

جواب: ؟

جب وہ اس حالت میں ہوں کہ انہیں کوئی علم تو اس کے ساتھ لین دین کرنا جائز نہیں.

سوال: ؟

لیکن جب نشئی یہ جانتا ہو کہ وہ کیا کررہا ہے تو؟

جواب:

تواس میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ آیت کریمہ میں ہے کہ:

تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ حتی کہ تمہیں علم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو .

واللہ اعلم .